Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/S.Sinha college, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th sem, Paper-14
7. Title/Heading of e-content : IQBAL KI REJAEUT
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

21-10-2020

اقبال کی رجائیت

M.A. 4th Sem, Paber-14

رجائیت قنوطیت کا عکس ہے۔ رجائیت ایک اثباتی جذبہ ہے اور قنوطیت منفی۔ اس لیے رجائیت لازمی طور پر قوت اور امید کا فلسفہ بن جاتی ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ایک منزل پر پہنچ کر رجائیت بھی ایک منفی جذبہ کی حیثیت اختیار کر سکتی ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب رجائیت بے عملی، فرار اور زندگی کے جھمیلوں سے بچ نکلنے کی طرف مائل کرتی ہے۔ رجائیت عیش کوشی اور لذت پرستی نہیں ہے بلکہ علم و یقین کی مدد سے زندگی کی قوتوں کا ادراک ہے۔ اس طرح رجائیت کے مختلف مدارج ہو گئے جن کی سماجی اور فلسفیانہ بنیادیں ہوں گی۔

اب اگر اقبال کے یہاں رجائیت کی نوعیت کو سمجھنا اور اس کی بنیادوں کی تلاش کرنا ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ انسان، فطرت، خدا، اور زندگی و مقصدِ زندگی کے متعلق کیا خیالات رکھتے تھے اور ان کی رجائیت حقیقت پسندی اور تصوریت میں کس سے زیادہ قریب تھی۔ یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ انسان، فطرت اور زندگی کے متعلق صرف چند خیالات کا اظہار رجائیت کے علمی پہلوؤں تک ہمارے اس دور تک ہماری رہنمائی نہیں کر سکتا بلکہ ان خیالات کا جائزہ زندگی کے دامن کو صحیح نشاط اور داخلی مسرت سے بھر دینے میں نمایاں ہوگا وہ رجائیت کی اصل نوعیت کا تعین کرے گا۔ زندگی اقبال کے لیے ایک حقیقت ہے پائدار اور باعظمت جو خود مقصد نہیں ہے بلکہ مقاصد کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ زندگی ہی کو اگر مقصد سمجھ لیا جائے تو مسرت اندوزی اور لذت کوشی کا وہ فلسفہ وجود میں آتا ہے جسے یونان نے جنم دیا تھا اور جسے عام طور پر نشاط پرستی یعنی (Medonism) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اقبال اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ انسان کے لیے مسرت ضروری ہے لیکن وہ محض مسرت کو خیر اور نیکی نہیں سمجھتے۔ یہاں زندگی میں مقاصد حاصل کرنے کا سوال ایک اہم اخلاقی سوال بن جاتا ہے کیونکہ حصول مسرت کے ذرائع جب عملی پہلو اختیار کریں گے تو لا محالہ ان کی نوعیت سماجی ہو جائے گی اور مسرت کی

ذہنی کیفیت کی حدود رہے گی تو حقائق سے رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ جب ہم اقبال کے یہاں مقاصد آفرینی اور خودی وغیرہ کا تجزیہ کرتے ہیں تو بے شک ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے یہاں محض ایک قسم کی ذہنی آسودگی اور روحانی لذت کوشی ہی اصل حقیقت ہے اور جیسے ہی اس مسرت کی جستجو میں مادی آسودگی یا شکم سیری کا سوال پیدا ہوگا۔ مسرت کا جذبہ معمولی اخلاقی سطح پر آ جائے گا اور زندگی کے اعلیٰ مقاصد آلودہ ہو جائیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ بنیادی ضرورتوں سے آگے بڑھ کر خالص تخیلی مسرت یا آسودگی محض مراقبہ اور خانقاہ کی وہ زندگی جو فرار کی صورت اختیار کر لیتی ہے اقبال کے نزدیک ناپسندیدہ ہے لیکن زندگی کے وہ جد و جہد ہیں جو تنظیم حیات کے مادی اور سماجی پہلوؤں کو استوار کرے، اقبال کے نزدیک زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ انہوں نے یہ ضرور کہا ہے کہ

گریز کشمکش زندگی سے مردوں کا
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست

لیکن کشمکش زندگی محض اخلاقی نہیں ہے! اقبال کے مقاصد اعلیٰ اور آرزو بھی بلند ہیں اور وہ زندگی کے عملی پہلو کی وجہ سے زندگی کے تسلسل کو قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ منازل کی طرف لے جاتی ہے۔ اقبال کو سمجھنے میں جو چیز سب سے زیادہ دشواری پیدا کرتی ہے وہ تصوریت اور حقیقت کا امتزاج ہے جو منطقی صورت میں پہنچ کر نظریہ اور عمل کے افتراق کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تاہم اس تصوریت میں زندگی کو سمجھنے اور اس سے لطف اندوز ہونے کے بہت سے امکانات ملتے ہیں جن سے قوت اور توانائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

———— o ————

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. 4th sem, paper-14
Title/Heading of E-content: IQBAL KI REJAEIAT
whats app. No. 9431632576